کاوقوع کم ہو جاتا ہے۔ اسی حکمت کی بناء پر ﴿ولیشھد عذابھما طائفة من المؤمنین﴾ (سورۃ نور آیت ۲) کے بموجب حد زنا کے نفاذ کے وقت مومنوں کا حاضر رہنا ضروری قرار دیا گیا۔ (القصاص والدیات فی الشریعۃ ص ۱۵)

۳۔ لوگوں کے درمیان عدل وانصاف قائم کرنا

یہ شرعی عدل ہے کہ کسی ایسے مجرم کو سزا دی جائے' جس نے معاشرہ کے کسی فرد پر زیادتی کی ہو یا کسی بھی شرعی حکم کی پامالی کی ہو ورنہ ظلم وعدل اور خیر وشر میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا' جو قرآنی آیت کے خلاف ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿أم نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الأرض أم نجعل المتقین کالفجار﴾ (سورۃ ص آیت: ۲۸)

۴۔ مجرم کو گناہوں سے پاک وصاف کرنا اور اخروی سزا سے بچانا

حدیث شریف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص دنیا میں جرم کی سزا بھگت لے گا تو وہ آخرت میں دوبارہ اس کی سزا نہیں بھگتے گا۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک لمبی حدیث میں فرمایا:

﴿ومن اصاب شیئا من ذلک فعوقب به فی الدنیا فھو کفارۃ له وطھر﴾ (الحدیث الصحیح للبخاری مع الفتح ۸۴/۱۲)

۵۔ سزا کے نفاذ سے مظلوم اور اس کے اقرباء کو دلی تسکین فراہم کرنا

ظالم پر سزا نافذ کرنے سے مظلوم اور اس کے اقرباء کو دلی تسکین ہوتی ہے اور وہ دوبارہ بدلہ لینے کیلئے نہیں سوچتے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیه سلطانا فلا یسرف فی القتل انه کان منصورا﴾ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۳)

۶۔ پانچ بنیادی ضروریات کی حفاظت کرنا

(۱) دین (۲) نفس (۳) عقل (۴) نسل (۵) مال (التشریع الجنائی الاسلامی لعودۃ ۱/۲۰۲'۲۰۳)

۷۔ انسانی شرافت وکرامت اور حقوق کی حفاظت کرنا

معاشرہ میں امن وسکون اور شانتی قائم کرنا' تاکہ انسان آزادی اور قلبی اطمینان وسکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکے۔ (التشریع الجنائی الاسلامی لابن سالم ص ۱۳۱)

جدید ذہن کے شبہات اور ان کا ازالہ

اسلامی قانون سزا باوجود یکہ تمام خود ساختہ قانون سے اعلیٰ و برتر ہے اور عظیم مقاصد کے حصول کیلئے مقرر کیا گیا ہے' بعض تعصب کے شکار لوگوں نے اس پر کیچڑ اچھالا ہے اور اسے سختی وقساوت کا نام دے کر اسلام کے مصفا چہرے کو داغدار کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جس کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱۔ نفسیاتی محققین کا نظریہ ہے کہ مجرم جنسی الجھنوں اور ماحولیاتی اثرات کی بناء پر جرم کرتا ہے۔ لہٰذا وہ مجرم سزا کا مستحق نہیں بلکہ اس کے نفسیاتی علاج کی ضرورت ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ماحول کا فرد پر گہرا اثر پڑتا ہے اور نفسیاتی الجھنیں بعض اوقات جرائم کا باعث بنتی ہیں' لیکن ایسا تو نہیں ہے کہ انسان حالات کے مقابلے میں مجبور محض ہے یا انسانی وجود میں ودیعت قوت ضابطہ کو سرے سے نظر انداز کر دیا جائے' کیونکہ اسی قوت ضابطہ سے انسان بری خواہشات اور ناپاک آرزوؤں پر قابو پا سکتا ہے۔

۲۔ مستشرقین اور ان کے ہم خیال جدید ذہن کے انسان اسلامی قانون سزا کے بارے میں یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ قوانین قدیم زمانہ کی ایک مخصوص قوم کیلئے بنائے گئے تھے اور ان میں سختی وصلابت اس ترقی یافتہ دور میں انسانیت کی شرافت وکرامت کی اہانت ہے۔ لیکن اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو حقیقت طشت ازبام ہو جائے گی کہ اسلامی قانون سزا کا قانون ساز اللہ تبارک وتعالیٰ ہے جو کہ ماضی' حال اور مستقبل کے تمام ادوار اور ان میں رونما ہونے والے احوال وظروف سے باخبر ہے۔ لہٰذا اس نے اسلامی سزاؤں میں وہ کاملیت ودوام رکھ دی ہے جو کہ ہر دور کے احوال وظروف کیلئے موزوں اور مناسب ہے۔ معاشرہ میں امن وشانتی کے قیام میں غیر معمولی رول ادا کرنے والی ان سزاؤں کو اگر انصاف وغیر جانبدارانہ پہلو سے دیکھا جائے تو یہ عیاں ہو جائے گا کہ یہ سزائیں اپنی افادیت اور بلند مقاصد کے پیش نظر انسانیت کیلئے گرانمایہ نعمت اور رحمت الٰہی ہیں' نہ کہ زحمت اور آفت۔ اسلامی قوانین نافذ کرنے والے ملک سعودیہ عربیہ کو دیکھئے جو اسلامی قانون سزا (بقول نام نہاد تہذیب یافتگان دشمنان اسلام کے قدیم اور انسانیت سوز سزائیں) نافذ کر کے جانی ومالی تحفظ دے کر معاشرہ کو امن وسکون کا گہوارہ بنا رکھا ہے' جہاں انسان خوشحال اور پرسکون زندگی گزار رہے ہیں اور یہ قانون وہی قانون ہے' جو قدیم زمانے کی قوموں کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے برخلاف ان ممالک کے جرائم کا جائزہ لیں' جو کہ اسلامی قانون کو چھوڑ کر خود ساختہ قوانین نافذ کرتے ہیں' تو سعودیہ عربیہ اور ان کے ممالک کے درمیان جرائم کی کمی وزیادتی کی وجہ سے زمین و آسمان کا فرق پائیں گے۔ جہاں سعودیہ میں امن وسکون اور راحت افزا زندگی کا منظر دیکھیں گے' وہیں اسلامی قانون سے باغی ممالک میں اختلاف وانتشار' جنسی انارکی' وبائی مرضوں کی زیادتی' ناجائز اولاد کا اضافہ اور اخلاقی پستی کا افسوسناک منظر سامنے آئے گا۔

غور کیجئے کہ چند چوروں کے کٹے ہوئے ہاتھ' چند زانیوں کی سنگسار کی ہوئی لاشیں اور چند آدم زادوں کے کٹے ہوئے سر تمام قوم کو عبرت کا سبق دے کر جرائم کے ارتکاب سے باز رکھیں تو کیا ایسا قانون انسانیت کیلئے رحمت نہیں۔

لہٰذا یہ معلوم ہوا کہ اسلامی قانون سزا تمام خود ساختہ قوانین سے اعلیٰ و برتر' بلند مقاصد کا حامل اور ہر زمانہ کے احوال وظروف سے ہم آہنگ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان قوانین کو دنیا آزما کر دیکھے' قوی امید ہے کہ ان قوانین کے ذریعہ دنیا میں پھیلی انارکی' بداخلاقی' بدکرداری اور بدامنی کا خاتمہ ہو جائے گا اور امن وسکون کی فضا قائم ہو گی۔

قرآن اور مسلمان

شکیل احمد سنابلی

اللہ رب العزت نے دنیا کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اپنے سب سے محبوب نبی محمد ﷺ کو سب سے آخر میں مبعوث فرمایا اور آپ کی نبوت و رسالت کی صداقت کے لئے جہاں اور بہت سے وقتی معجزے عطا فرمائے وہیں قرآن مجید کی شکل میں ایک لافانی اور تا قیام قیامت باقی رہنے والا معجزہ بھی عطا فرمایا جس طرح آپ کی نبوت و رسالت رہتی دنیا تک کے لئے ہے اسی طرح یہ معجزہ بھی باقی اور قائم رہنے والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتب سماویہ میں سب سے محبوب کتاب ہے ساری دنیا کے لئے رشد و ہدایت کا گنجینہ بے بہا ہے، اپنے اندر حکمت و موعظت کے انمول خزانے سموئے ہوئے ہے، اس کا ایک ایک لفظ فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہے، مریض انسانوں کی روحانی بیماریوں کا علاج ہے، اور اس میں خیر و برکت اتنی ہے کہ ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ جو اس کو ایک بار پڑھ لے بار بار پڑھنے کا مشتاق رہتا ہے اور پیاس تب بھی نہیں بجھتی، ہر قسم کی تحریف و تبدیل سے پاک ہے کیونکہ اس کو نازل کرنے والے رب ارض و سموات نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود یہ اپنی اصل شکل میں موجود ہے اور ہمیشہ اسی شکل میں موجود رہے گا۔

قرآن مجید جس ماحول میں نازل ہوا وہ عرب کے نامور بلغاء شعراء اور ادباء کا دور تھا لہٰذا رسالت کے اعلان کے بعد جہاں ایک طرف رسول اکرم ﷺ کی تکذیب پورے شد و مد کے ساتھ کی گئی وہیں قرآن کو جھٹلانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی گئی اسے شاعر کا دیوان، کاہن کی بڑ اور قصہ کہانی قرار دیا گیا لیکن قرآن نے ان سب خرافات کی تردید کرتے ہوئے واضح اعلان کیا کہ یہ صرف اللہ رب اللعالمین کا نازل کردہ کلام ہے جو سیدھے اور سچے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس کی لطافت، فصاحت و بلاغت، الفاظ کی ترکیب اور اس کی آیات میں پنہاں عظیم معانی و مفاہیم کسی انسان کے بس کی بات نہیں اور اگر کسی کو شک ہے تو چیلنج ہے کہ وقت کے ماہر ادیب و شعراء اس جیسا حکمت و موعظت سے پُر کلام پیش کریں، تاریخ شاہد ہے کہ اب تک کوئی ایسا نہ کر سکا اور نہ قیامت تک کر سکے گا بعض سرپھروں نے شیطان کی چالوں میں پھنس کر کوشش بھی کی لیکن ناکامی ان کا مقدر بنی، مکذبین قرآن کو اس کی مقبولیت ایک آنکھ نہیں بھائی اور ان کو جب کوئی راستہ نہ سوجھا تو انہوں نے "لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون" (حم السجدہ) (اس قرآن کو سنو ہی مت اور بے ہودہ گوئی کرو کیا عجب کہ تم غالب آجاؤ) کہہ کر لوگوں کو اس سے برگشتہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی کہ مبادا کسی کے کان میں اس کی آواز پڑے اور وہ اس کی بلاغت اور اس کی خوبیوں سے متاثر ہو جائے لیکن وہ اسمیں بھی کامیاب نہ ہو سکے اور جس نے بھی سنجیدگی سے اس کو ایک بار سن لیا وہ اس کا گرویدہ ہو گیا اور بے اختیار پکار اٹھا کہ یہ کسی انسان کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ دوسروں کو اس سے دور رکھنے والے اور کانوں میں روئی اور انگلیاں ڈالنے کی ترغیب دینے والے مکہ کے رؤسا تک اس کی سحر آفرینی کے آگے مجبور تھے اور جب رسول اکرم ﷺ اس کی تلاوت کرتے تو چھپ چھپ کر اس کو سنا کرتے تھے۔

یہ حقیقت ہے کہ نزول قرآن سے لے کر اب تک قرآن کو مشکوک بنانے اور لوگوں کی نظر میں اس کو بے وقعت کرنے کی ناروا کوششیں کی جاتی رہیں، حال میں "فرقان الحق" نامی کتاب اور امریکی جیل میں قرآن کی بے حرمتی اس کی تازہ ترین مثالیں ہیں لیکن یہ وہ کتاب ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے لہٰذا اس طرح کی اوچھی اور مذموم حرکتوں کا قرآن پر کوئی اثر پڑنے والا نہیں بلکہ بحمد اللہ غیروں میں اس کی مقبولیت بڑھتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ایسا بندوبست فرمایا ہے جو کسی اور کتاب کے لئے نہیں ہوا۔ دنیا میں اس کے لاتعداد نسخے موجود ہیں اور شاید کوئی مسلم گھر اس عظیم الشان کتاب کے وجود سے خالی ہو ساتھ ہی اللہ کی طرف سے ایک لاثانی انتظام یہ فرمایا گیا کہ مسلمانوں کے سینوں کو اس کے لئے کھول دیا گیا اور یہ اعجاز صرف قرآن کو حاصل ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں ہر عمر کے ایسے افراد موجود ہیں جنہیں بلا کسی ادنیٰ غلطی کے پورا قرآن یاد ہے نیز امت مسلمہ نے ہر دور میں ایسے مراکز قائم کئے ہیں جن میں ننھے منے بچے قرآن مجید کو حفظ کرتے ہیں کچھ عرصہ قبل تک یہ عام تصور تھا کہ سلفی ادارے اس طرح کے انتظامات سے خالی ہیں لیکن جماعت کے افراد نے اس جانب بھی خصوصی توجہ دی اور حفظ قرآن کے مراکز قائم کئے گئے۔ اس سلسلے میں نئی دہلی میں واقع ابو الکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، نئی دہلی لائق صد مبارک باد ہے کہ اس نے اپنے قیام کے بعد سے ہی عربی اسلامی اور عصری علوم پر مشتمل مثالی ادارہ جامعہ اسلامیہ سنابل کے ساتھ حفظ و تجوید قرآن کی طرف بھی بھرپور توجہ دی اور اس کے قرآنی ادارہ معہد عثمان بن عفان لتحفیظ القرآن نے بحمد اللہ